کمپنی سے کمیشن لینے کے لیے عمل اور عقد کی صورتیں

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

کراچی میں چائنہ کی کمپنی ہے، وہ معدنیات وغیرہ خریدتی ہے، اس کے ایک ملازم سے میرا رابطہ ہے، وہ کہتا ہے کہ ہماری کمپنی کو فلاں چیز کی ہر مہینہ اتنے ہزار ٹن کی ضرورت ہے۔

❶- میں بیچنے والی پارٹی سے بات کرتا ہوں کہ اس کمپنی کو ہر مہینے اتنے یا کم و بیش ٹن کی ضرورت رہتی ہے، اگر آپ ہر مہینے دے سکتے ہیں تو میں بات کروا دیتا ہوں۔ کمپنی کا ملازم مجھے کہتا ہے کہ بس آپ ہمارا رابطہ کروا دیں، آپ کا کمیشن جو بنے گا آپ کو ملتا رہے گا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ مجھے ہر مہینہ نیا عقد کروانا پڑے گا یا شروع میں بات کی ہوئی کافی رہے گی؟ کمپنی سے اس صورت میں کمیشن لینے کی جائز صورت کیا ہوگی؟

❷- بائع کے پاس معدنیات کا پہاڑ ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ اس کمپنی کو اتنے ہزار ٹن کی ہر ہفتے یا ہر مہینے ضرورت ہے، آپ نکال کے دیتے آئیں، کیا اس صورت میں بھی ہر دفعہ نیا عقد کروانا پڑے گا؟ اس صورت میں کمیشن لینے کی جائز صورت کیا ہوگی؟

❸- بائع سے رابطہ کروا دینے کی صورت میں کمپنی ملازم سے کچھ طے نہ کروں، وہ اپنی خوشی سے جتنا بھی کمیشن دیتا ہے میں اس پر خوش رہوں، کیا اس صورت میں میرا کمیشن لینا درست ہے؟

❹- میں بائع اور مشتری کے درمیان ایک تیسرے آدمی سے بات کرتا ہوں کہ اس کمپنی کو فلاں چیز ہر مہینے اتنی ضرورت ہے، آپ فلاں بائع سے لیں اور اس کمپنی تک پہنچائیں، جو کمیشن بنے اس کا ایک حصہ مجھے دیں، کیا اس صورت میں بھی مجھے ہر دفعہ عقد کروانا پڑے گا یا ایک دفعہ عقد کروانا کافی ہوگا؟

مہربانی فرما کر میرے ان سوالوں کا جواب شریعت کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔ جو جواز کی صورت ہو وہ مجھے بتا دیں، تا کہ میں حرام مال سے بچ جاؤں۔ شکریہ

مستفتی: شفیق، جہلم

الجواب حامدًا و مصليًا

❶، ❷-صورتِ مسئولہ میں سائل کا بائع (بیچنے والے) یا مشتری (خریدنے والے) یا دونوں کی طرف سے دلال (ایجنٹ) بننا جائز ہے، اور بائع اور مشتری کے درمیان رابطہ اور خرید وفروخت کرانے کی وجہ سے متعین اُجرت لینا بھی جائز ہے، البتہ سوالنامے کے مطابق رابطہ کرانے کا عمل صرف پہلی خرید وفروخت میں پایا جارہا ہے، لہٰذا دلال (ایجنٹ) پہلی مرتبہ کمیشن لینے کا حقدار ہوگا، بعد والے مہینے کی خرید وفروخت پر کمیشن اور اُجرت لینے کا حق نہیں ہوگا، کیونکہ اُجرت منفعت یا پھر عمل کے بدلے میں ہوسکتی ہے، جبکہ پہلی مرتبہ کے علاوہ خرید وفروخت میں دلال (ایجنٹ) کی کوئی محنت (رہنمائی) یا عمل نہیں پایا جارہا ہے، البتہ ایسی صورت میں کمیشن لینے کی جائز صورت یہ ہے کہ ہر مہینے میں دلالی کا نیا عقد کیا جائے، اس کے بعد دلالی کرنے پر ہر مہینے کا کمیشن اور اجرت لینا جائز ہوگا یا یہ کہ سائل مستقل طور پر کمپنی یا خریدار پارٹی کی طرف سے اس طرح کی خدمات کے لیے مستقل ملازمت اختیار کرلے۔

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''قال في البزازية: إجارة السمسار والمنادى والحمامي والصكاك وما لا يقدر فيه الوقت ولا العمل تجوز بما كان للناس به حاجة و يطيب الأجر لو قدر أجر المثل.''

(باب الإجارة الفاسدة ، كتاب الإجارة، ص: ٤٧ ١، المجلد السادس، ایچ ایم سعید)

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''وفي الحاوي: سئل محمد بن مسلمة عن أجرة السمسار فقال: إنه لا بأس به وإن كان في الأصل فاسداً لكثرة التعامل.''

(مطلب في أجرة الدلال، كتاب الإجارة، ص: ٦٣، المجلد السادس، ایچ ایم سعید)

''الدر المختار''میں ہے:

''وأما الدلال فإن باع العين بنفسه بإذن ربها فأجرتهُ على البائع وإن سعى بينهما و باع المالك بنفسه يعتبر.''(فصل فيمايد خل في البيع تبعاً و مالا يدخل، كتاب البيوع، ص: ٥٤٧، المجلد الرابع، ایچ ایم سعید)

''ہدایہ'' میں ہے:

’’قال: الأجرة لا تجب بالعقد وتستحق بإحدى معان ثلاثة، إما بشرط التعجيل أو بالتعجيل من غير شرط أو باستيفاء المعقود عليه.‘‘

(باب الأجر متى يستحق، كتاب الإجارات، ص: ۲۹۷، المجلد الثالث، مكتبه رحمانيه)

❸ - اوپر لکھا گیا ہے کہ صرف پہلی مرتبہ بروکری لینا جائز ہوگا، اس بروکری کا متعین کرنا بھی ضروری ہے۔

’’تنویر الأبصار مع الدر المختار‘‘ میں ہے:

’’(تفسد الإجارة بالشروط المخالفة لمقتضى العقد فكل ما أفسد البيع) مما مر (يفسدها) كجهالة مأجور أو أجرة أو مدة أو عمل.‘‘

(باب الإجارة الفاسدة، ص: ٤٦، المجلد السادس، ایچ ایم سعید)

’’فتاویٰ عالمگیری‘‘ میں ہے:

’’دفع ثوبا إليه وقال: بع بعشرة، فما زاد، فهو بيني وبينك وقال أبو يوسف رحمه الله: إن باعه بعشرة أو لم يبع فلا أجر له وإن تعب له في ذلك، ولو باعه باثني عشر أو أكثر فله أجر مثل عمله وعليه الفتوى.‘‘ (الفصل الرابع في فساد الإجارة إذا كان المستأجر مشغولا بغيره، كتاب الإجارة، ص: ٤٥١، المجلد الرابع، مكتبه رشيديه)

❹ - بائع اور مشتری کے درمیان تیسرے آدمی کی رہنمائی اور دلالی کرنے کی اُجرت لینا جائز ہے، جب کہ اس کی رہنمائی کے نتیجے میں خرید وفروخت پائی گئی ہو، اس کے بعد اگر دونوں پارٹیاں اپنے طور پر خرید و فروخت کا معاملہ کریں تو پہلی مرتبہ دلالی کرنے والے کو بعد کے معاملات کی اُجرت نہیں ملے گی، اس لیے کہ اس خرید وفروخت میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

’’ہدایہ‘‘ میں ہے:

’’قال: الأجرة لا تجب بالعقد وتستحق بإحدى معان ثلاثة: إما بشرط التعجيل أو بالتعجيل من غير شرط أو باستيفاء المعقود عليه.‘‘

(باب الأجر متى يستحق، كتاب الإجارات، ص:۲۹۷، المجلد الثالث، مكتبه رحمانيه)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 18126-1442ھ　　　　دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن